دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

عورت کا بلند آواز سے نعت پڑھنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:pin 4008
تاریخ:19.08.2015

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میلاد شریف کی ایسی محافل جن میں صرف عورتیں ہی شریک ہوتی ہیں، ان میں عورتیں اتنی بلند آواز سے تلاوتِ قرآن مجید، نعت اور بیان کر سکتی ہیں کہ ان کی آواز محفل سے باہر غیر محرم مردوں تک جائے یا نہیں کر سکتیں؟ وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سب سے پہلے یہ بات یادرہے کہ نبی اکرم رسول محتشم محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانا کثیر برکات وحسنات کا موجب ہے۔اس کی فضیلت وبرکت قرآن پاک سے بھی خوب ظاہر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمت وفضل پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:﴿ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَ بِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ﴾ترجمہ کنز الایمان:”تم فرماؤ:اللہ عزوجل ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں،وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔“ (پارہ11،سورۂ یونس،آیت58)

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل اپنی رحمت پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمارہا ہے اور بلاشک وشبہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور ان کے مبعوث فرمانے پر احسان بھی جتلایا۔چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمانِ ذیشان ہے:﴿ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ترجمہ کنزالایمان:”اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا، مگر رحمت سارے جہاں کے لیے۔“ (پارہ17،سورۃالانبیاء،آیت107)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا ﴾ترجمہ:کنزالایمان:”بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔“ (پارہ4،سورۂآل عمران،آیت164)

پہلی آیت کریمہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رحمت ہونے اور دوسری میں نعمت ہونے کا ذکر ہے۔ پھر جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم رحمت و نعمت ہیں، تو ان کا میلاد منانا یعنی ان کے فضائل میں محافل کا اہتمام کرنا، اس میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار و چرچا کرنا ہے اور خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں اظہارِ نعمت اور اس کا چرچا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے: چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" (پارہ30، سورہ والضحی، آیت11)

پھر حضور علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا میلاد منانا ایسی عظمت و فضیلت والا کام ہے کہ اس کی برکتیں نہ صرف مسلمانوں، بلکہ کافروں کو بھی پہنچتی ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے: "ثويبة مولاة لأبی لهب كان أبو لهب أعتقها، فأرضعت النبی صلی اللہ علیه وسلم، فلما مات أبو لهب أريه بعض أهله بشر حيبة، قال له: ماذا لقيت؟ قال أبو لهب: لم ألق بعد كم غير أنی سقيت فی هذه بعتاقتی ثويبة" ترجمہ: ثویبہ ابو لہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اسے آزاد کر دیا اور اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دودھ پلایا، تو جب ابولہب مرا، اس کے بعض گھر والوں نے اسے بُرے حال میں دیکھا۔ اس نے ابولہب سے کہا کہ تم نے (ہم سے جدا ہونے کے بعد) کیا پایا؟ ابولہب نے کہا: تمہارے بعد میں نے کوئی بھلائی نہیں پائی، سوائے اس کے کہ مجھے اس انگلی سے ثویبہ لونڈی کو آزاد کرنے کے بدلے میں پانی پلایا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، جلد2، ص270، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری کی اس روایت کے تحت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں میلاد شریف والوں کے لیے حجت ہے کہ جو تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ باوجودیکہ ابولہب کافر تھا اور اس کی مذمت قرآن میں نازل ہو چکی ہے، جب اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد کی خوشی کی اور اس نے اپنی باندی کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کر دیا، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حق تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ عنایت فرمایا۔"

(مدارج النبوۃ، جلد2 ص34، مطبوعہ ضیاء القرآن، کراچی)

نیز جہاں تک عورتوں کا میلاد کی محافل و مجالس میں نعتیں، بیانات و قرآن پاک پڑھنے کی بات ہے، تو ان کا میلاد و دیگر ذکر و اذکار کی محافل منعقد کرنا بھی جائز و موجبِ اجر و ثواب ہے، لیکن اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ عورت کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، ورنہ یعنی اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کے غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی، تو اس

کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا ناجائز و گناہ ہو گا، خواہ اس کا یہ پڑھنا گلی میں ہو یا کھلے کمرے یا کسی اور جگہ کہ عورت کی خوش الحانی اجنبی سنے، محل فتنہ ہے اور اسی وجہ سے ناجائز ہے۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: " ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد22، ص240، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

دوسرے مقام پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "عورت کا خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے، حرام ہے۔ نوازل امام فقیہ ابو اللیث میں ہے: "نغمة المرأة عورة "یعنی عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا عورت یعنی محلِ ستر ہے۔

کافی امام ابو البرکات نسفی میں ہے: "لا تلبی جھراً لان صوتھا عورۃ "یعنی عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے، اس لیے کہ اس کی آواز قابلِ ستر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، ص242، رضا فاؤنڈیشن لاهور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ
03ذو القعدۃ الحرام 1436ھ 19 اگست 2015ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے